ترین شکایت کے درمیان ایسا توازن نظر آتا ہے کہ کم ہی کسی اور جگہ دیکھنے میں آسکتا ہے۔

ہمیں فاضل مرتب کی اس روش سے اختلاف ہے کہ وہ اکثر اُن مقامات کو جہاں مرحوم نے اپنے معاصرین پر آزادانہ تنقید کی ہے یا تو حذف کر جاتے ہیں، یا نام چھپا دیتے ہیں۔ ایڈٹ کرنیوالے کی یہ روش تاریخ پر ظلم ہے۔ دو ڈھائی سو برس بعد ہندوستان کے موجودہ دور کی تاریخ کے لیے اگر کوئی مورخ اس دستاویز سے کام لینا چاہیگا تو ہم اندازہ نہیں کر سکتے کہ اسکا کتنا قیمتی وقت اُنہی چیزوں کی تلاش میں ضائع ہوگا جنکو آج بالکل فضول سمجھ کر اس آسانی سے ساقط کر دیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک صرف یہی نہیں کہ اشخاص کے متعلق مرحوم کے خیالات کو جوں کا توں باقی رہنے دینا چاہیے تھا، بلکہ جہاں مرحوم نے خود نام حذف کر دیے ہیں، یا کسی واقعہ کو اشاروں کنایوں میں بیان کیا ہے وہاں مرتب کو مفصل نوٹ دیکر آئندہ کے طالب علم کے لیے ان مقامات کے سمجھنے میں آسانی پیدا کر دینی چاہیے تھی۔ ایسے معاملات میں علمی خدمت کرنے والوں کو اپنے معاصرین کی بے جا مروت، یا کچھ چھوٹی وقتی مصلحتوں سے اتنا متاثر نہ ہونا چاہیے کہ مستقبل کے عظیم تر علمی فوائد کے ادراک سے انکی نگاہ قاصر رہ جائے۔

رگبی کی زندگی | ضخامت ۲۴۰ صفحات۔ قیمت عہ۔ مکتبہ جامعہ۔ دہلی۔

یہ ایک دلچسپ انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ ہے جس میں رگبی کے پبلک سکول کا ایک سابق طالبعلم اپنے مدرسے کے حالات ایک افسانوی صورت میں پیش کرتا ہے، اور اُن اصولوں کی تشریح کرتا ہے جن پر اس مدرسہ کی تعلیم و تربیت مبنی ہے۔ ہمکو اگر اپنے نظام تعلیم کی تعمیر جدید کبھی کرنی ہے تو ہمارے لیے ناگزیر ہے کہ دنیا کے جدید تعلیمی نظریات اور عملی تجربات سے بھی ضرور واقفیت بہم پہنچائیں۔ گو ان میں سے کسی کی بھی ساری چیزیں جوں کی توں لینے کے قابل نہیں ہیں، مگر کسی کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں۔ اس لحاظ سے امور تعلیمی کے متعلق مکتبہ جامعہ جو معلومات اردو میں شائع کر رہا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہیں۔

جوہر عبدالحق نمبر | انجمن اتحاد جامعہ ملیہ، دہلی۔ قیمت عہ۔ رسالہ جوہر کا یہ خاص نمبر جامعہ ملیہ کے طلبہ نے مشہور خادم اردو بلکہ فنافی الاردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب کی سترویں سالگرہ کے موقع پر شائع کیا ہے۔ جناب موصوف کے حالات، خدمات اور علمی کاموں کے متعلق معلومات کا اچھا ذخیرہ ہے۔ مگر بہتر ہو کہ ہمارے لٹریچر سے اب قصیدہ نگاری کا عنصر خارج ہی کر دیا جائے۔ آج جو مبالغے ہم کرتے ہیں، آئندہ نسلوں کے لیے وہ تاریخی غلط فہمیوں کے موجب ہونگے۔